محمد اسحاق بھٹی

# ایک حدیث

عن ابی هریرة ان النبی صلی اللہ علیه وسلم کان اذا عطس غطی وجهه بیده او بثوبة وغض بها صوته - (ترمذی - ابواب الآداب - باب ماجاء فی خفض الصوت و تخمیر الوجه عند العطاس)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ عادت مبارکہ تھی کہ جب جمائی لیتے تو ہاتھ یا کپڑا منہ پہ رکھ لیتے اور آواز آہستہ کر لیتے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام ہمہ گیر اور آپ کے اقوال و اعمال کا دائرہ وسعت پذیر ہے۔ آپ نے لوگوں کی ہر لحاظ سے تربیت کی۔ ان کو عبادات کی تفصیلات بھی بتائیں اور معاملات کے تمام گوشوں سے بھی آگاہ فرمایا اور اس کے متعلق ضروری ہدایات دیں۔ اس کے علاوہ تہذیب و شائستگی کا درس بھی دیا اور آداب مجلس سے بھی بہرہ ور کیا اور خود بھی اس پر عمل کر کے دکھایا۔ مندرجہ بالا حدیث اسی سلسلۂ حسین کی ایک زریں کڑی ہے۔

اس حدیث پاک میں بتایا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب جمائی آتی تو آپ اپنا منہ مبارک منہ کھلا نہیں چھوڑتے تھے، بلکہ اس پہ ہاتھ یا رومال اور کپڑا رکھ لیتے اور آواز یا تو بالکل نہ نکالتے یا اسے بہت ہی آہستہ کر لیتے۔ یہ تو آنحضرت کا عمل تھا۔ ایک حدیث میں آپ نے لوگوں کو حکم دیا ہے کہ جمائی آئے تو منہ بند کر لو اور کوشش کرو کہ کسی کو پتا نہ چلے۔ اگر ایسا نہ کر سکو تو منہ پہ ہاتھ یا کپڑا رکھ لو۔ یعنی اس پر قابو پانے کی سعی کرو۔

جمائی درحقیقت سستی اور کاہلی کی علامت ہے۔ مجلس میں یہ عمل بڑا معیوب معلوم ہوتا ہے اور اسے آدابِ محفل کے منافی سمجھا جاتا ہے۔ بعض لوگ بالکل کھلا منہ چھوڑ کر اور بلند آواز نکال کر جمائی لیتے ہیں، قریب بیٹھے ہوئے لوگوں کو اس سے وحشت سی محسوس ہوتی ہے اور وہ سمجھتے ہیں کہ اس شخص پر غنودگی یا نیند کا غلبہ طاری ہو گیا ہے۔ اس کے پاس بیٹھنا مناسب نہیں، یہاں سے اٹھ جانا چاہیے۔

آنحضرت کے اس عمل اور فرمان کا مقصد یہ ہے کہ انسان کو ہر وقت چوکس رہنا چاہیے اور ہر مجلس کسل یا کاہلی کے اظہار سے بچنا چاہیے۔ آنحضرت مسلمان کو ہر معاملے میں مہذب اور شائستہ دیکھنا چاہتے ہیں اور یہ آپ کی مقدس تعلیمات کا بنیادی